چاول، دال اور کنواں

تحقیق و تحریر: دانیال ندیم
پیشکش: سوک فریمز
تعاون: منارہ پالیسی اینڈ پریکٹس

حاجی کریم کے لیے کھیت صرف زمین نہیں تھے؛ وہ اس کی عمر کے گزرے ہوئے سالوں کا حساب تھے۔

ایک قطعے میں اس نے پہلی بار اپنے باپ کے ساتھ ہل چلایا تھا۔ دوسرے میں اس کی شادی کے سال گندم خوب ہوئی تھی۔ نہر کے قریب والا کھیت وہ تھا جہاں اس نے اپنے بیٹے کی پیدائش پر آم کے دو پودے لگائے تھے۔ اب آم کے درخت بڑے ہو چکے تھے، مگر پانی کی باری چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔

صبح وہ کھال کے کنارے کھڑا پانی کا انتظار کر رہا تھا۔ مقررہ وقت گزر چکا تھا۔ نالی میں صرف گیلی مٹی چمک رہی تھی۔

"اوپر والوں نے پھر پانی روک لیا ہوگا،" اس نے غصے سے کہا۔

اس کی بھتیجی مریم نے، جو زرعی کالج سے تعلیم مکمل کر کے گاؤں لوٹی تھی، مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی۔

"پانی آیا بھی تو آدھا راستے میں ضائع ہو جائے گا۔ کھال جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی ہے۔"

حاجی کریم نے اسے دیکھا۔ "ہم برسوں سے اسی کھال سے کھیتی کر رہے ہیں۔ تمہیں دو کتابیں پڑھ کر ہر چیز خراب نظر آنے لگی ہے۔"

مریم مسکرائی نہیں۔ اسے معلوم تھا کہ چچا کی جھنجھلاہٹ پانی سے کم اور قرض سے زیادہ تھی۔

گزشتہ برس حاجی کریم نے چاول کا رقبہ بڑھایا تھا۔ بازار میں قیمت اچھی تھی، مگر فصل نے پانی بہت مانگا۔ ٹیوب ویل مسلسل چلتا رہا، بجلی اور ڈیزل کا خرچ بڑھا، اور آخر میں منافع توقع سے کم نکلا۔ اس سال بھی وہ چاول لگانا چاہتا تھا تاکہ پچھلا نقصان پورا ہو سکے۔

مریم نے کہا، "ایک قطعے میں دال یا باجرہ آزمائیں۔ کم پانی میں ہو جائے گا۔"

"بازار میں چاول بکتا ہے، نصیحت نہیں۔"

"لیکن پانی نہ ہوا تو چاول بھی نہیں بکے گا۔"

اسی دوپہر نہر کا پانی آیا۔ حاجی کریم نے کھال کا منہ کھولا تو پانی تیزی سے بہا، مگر کچھ ہی فاصلے پر دراڑوں سے باہر نکلنے لگا۔ مریم نے مزدوروں کے ساتھ مٹی ڈال کر راستہ بند کیا۔ پھر اس نے کھیت کے ایک حصے میں نمی ناپنے کے لیے سادہ آلہ نصب کیا۔

حاجی کریم نے طنز کیا، "اب یہ ڈنڈی بتائے گی کہ زمین پیاسی ہے یا نہیں؟"

"کم از کم اندازے سے بہتر بتائے گی۔"

چند ہفتوں بعد مریم نے ایک چھوٹے قطعے پر مختلف طریقہ اپنایا۔ پانی مسلسل کھڑا رکھنے کے بجائے وقفے سے دیا گیا۔ باقی کھیت میں حاجی کریم نے حسب معمول پانی بھر دیا۔

ابتدا میں دونوں حصے یکساں دکھائی دیتے تھے۔ پھر حاجی کریم نے دیکھا کہ مریم کے قطعے میں فصل کمزور نہیں ہوئی، حالاں کہ وہاں پانی کم لگا تھا۔

"کتنا بچا؟" اس نے ایک شام پوچھا۔

"اتنا کہ اگلی باری میں دوسرے کھیت کو دیا جا سکے۔"

حاجی کریم کی آنکھوں میں چمک آئی۔ "تو پھر اگلے سال چاول کا رقبہ دوگنا کر دیں گے۔"

مریم خاموش ہو گئی۔

"کیا ہوا؟" اس نے پوچھا۔

"اگر بچا ہوا پانی مزید زمین پر چاول اگانے میں لگا دیا، تو بچت کہاں ہوئی؟"

حاجی کریم نے ہنستے ہوئے کہا، "پانی بچانے کا مقصد پیداوار بڑھانا ہی تو ہے۔"

"پیداوار بڑھانا غلط نہیں، مگر اگر کل پھر پمپ پہلے سے زیادہ چلے تو زیرزمین پانی اور نیچے جائے گا۔"

حاجی کریم کا چہرہ سخت ہو گیا۔ "تم چاہتی ہو میں منافع چھوڑ دوں؟"

"میں چاہتی ہوں منافع اگلے سال بھی رہے، صرف اس سال نہ ہو۔"

بحث وہیں ختم ہو گئی، مگر مسئلہ نہیں۔

اگلے مہینے گاؤں کے کنوؤں کی سطح ناپی گئی۔ بیشتر کنوؤں میں پانی پہلے سے نیچے تھا۔ کچھ کسانوں نے زیادہ طاقتور پمپ لگانے شروع کر دیے تھے۔ ہر شخص اپنے کھیت کو بچانے کی کوشش میں دوسروں کے حصے کا پانی بھی کھینچ رہا تھا۔

گاؤں کی بیٹھک میں مریم نے اپنے تجرباتی قطعے کے نتائج دکھائے۔ چند کسان متاثر ہوئے، مگر زیادہ تر نے فوراً یہی پوچھا کہ اس طریقے سے کتنی اضافی زمین کاشت ہو سکتی ہے۔

مریم نے کہا، "اگر ہم ہر بچایا ہوا قطرہ نئی کاشت میں لگا دیں گے تو مجموعی استعمال کم نہیں ہوگا۔ ہمیں طے کرنا ہوگا کہ کن فصلوں کے لیے کتنا پانی نکالا جائے گا۔"

ایک کسان بولا، "کون روکے گا؟ پانی تو اپنی زمین کے نیچے ہے۔"

حاجی کریم خاموش بیٹھا رہا۔ اسے اپنے پمپ کی وہ آواز یاد آ رہی تھی جو پچھلے دنوں بدل گئی تھی، بھاری، کھنچی ہوئی، جیسے زمین کے اندر سے کچھ زبردستی نکالا جا رہا ہو۔

اسی رات اس نے ٹیوب ویل چلایا۔ کچھ دیر صاف پانی آیا، پھر دھارے میں ریت شامل ہو گئی۔ اس نے موٹر بند کر دی۔

صبح وہ مریم کے پاس گیا۔

"اگر چاول آدھے رقبے پر رکھیں تو باقی زمین پر کیا ہوگا؟"

مریم نے کہا، "دال، چارہ اور ایک کم پانی والی فصل۔ خطرہ بھی تقسیم ہو جائے گا۔"

"اور بچا ہوا پانی؟"

"اس کا حساب رکھیں گے۔ موٹر کے اوقات مقرر ہوں گے۔ جو پانی بچے گا، اسے دوبارہ زیادہ پمپنگ کا جواز نہیں بنائیں گے۔"

حاجی کریم نے دیر تک کھیتوں کو دیکھا۔ اسے پہلی بار دو فصلیں دکھائی دیں، ایک وہ جو چند مہینوں میں کٹنے والی تھی، اور دوسری وہ جو ابھی زمین کے نیچے، آنے والے برسوں کے لیے محفوظ رہ سکتی تھی۔

گاؤں نے مکمل اتفاق تو نہ کیا، مگر چند کسان تیار ہو گئے۔ کھالوں کی مرمت ہوئی، پانی کی باری لکھی جانے لگی، اور تجرباتی کھیت بڑھا دیے گئے۔ حاجی کریم نے چاول کا رقبہ کم کیا۔ ابتدا میں اسے ہر خالی گوشہ نقصان لگتا، پھر دال کی فصل ابھری تو زمین کا رنگ بدل گیا۔

کٹائی کے دن مریم نے پوچھا، "چچا، کون سی فصل بہتر رہی؟"

حاجی کریم نے ایک ہاتھ میں چاول کی بالی اور دوسرے میں دال کی پھلی لی۔

"یہ سوال ایک فصل کا نہیں،" اس نے کہا، "دو فصلوں کے درمیان جو پانی بچا ہے، اصل حساب اس کا ہے۔"

ماخذی نوٹ

یہ کہانی World Bank کی رپورٹ ‘Continental Drying: A Common Future’ میں بیان کردہ شواہد مشاہدات اور بنیادی نکات سے اخذ کی گئی ہے۔ اس کا مقصد رپورٹ میں پیش کیے گئے مسائل کو عام قارئین کے لیے ایک بیانیہ انداز میں پیش کرنا ہے۔

کہانی رپورٹ کی ان سفارشات سے متاثر ہے جن میں آب پاشی کی کارکردگی بہتر بنانے کم پانی استعمال کرنے والی فصلیں اپنانے، فصلوں کے انتخاب اور کاشت کے اوقات میں تبدیلی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

رپورٹ یہ بھی واضح کرتی ہے کہ صرف تکنیکی کارکردگی سے حقیقی معنوں میں پانی کی بچت یقیں ہوتی اگر بچایا گیا پانی مزید رقبے کو زیر کاشت لانے یا زیادہ پانی طلب کرنے والی فصلوں کے لیے استعمال کر لیا جائے تو مجموعی پانی کا استعمال کم نہیں ہوتا۔

اس کہانی کے کردار گاؤں اور تمام واقعات مکمل طور پر فرضی ہیں۔

MANĀRA
POLICY & PRACTICE

www.civicframes.org
www.manarapolicy.com

CIVIC FRAMES
lighting the Path